نمبر (۱ و ۲ و ۳) لگا کر دئے تھے ۔ اس تفصیل نمبر وار کو دیکھ کر کسی صاحب فہم و حیاء کو اس امر سے گنجایش نہیں ہے ۔ کہ وہ ہر ایک بات کے لفظ سے بجز ان تین باتوں کے جن پر نمبر لگائے گئے اور وہ نمبر خود کادیانی کے چھاپے ہوئے خط خاکسار میں ہی موجود ہیں ۔ اشتہار ۳۰ ۔ مارچ سنہ ۹۳ء کادیانی کی دس باتین یا کوئی اور بات مراد ٹھہرا لے ۔

کادیانی نے اس غرض سے یہہ مکر کیا اور جھوٹ بولا ہے ۔ کہ اسکی شرائط اشتہار ۳۰ ۔ مارچ سنہ ۹۳ء میں سے اگر کسی شرط پر جانب ثانی سے اعتراض ہوا ۔ تو اسپر یہہ الزام دیا جاویگا ۔ کہ پہلے تو تمنے ان سب شرائط کو مان لیا تھا ۔ اب اس تسلیم کے برخلاف اعتراض کیوں کرتے ہو ۔

ناظرین اگر خط نمبری ۱۹۰ فقرہ نمبر ۲ کے لفظ ہر ایک بات اور اسکی تفصیل نمبر ۱ و ۲ و ۳ کو ملاحظہ فرماوینگے ۔ اور پہر کادیانی کے اس مکر فریب کو توجہ سے دیکھینگے ۔ تو ہمارے اس دعوی کی کہ کادیانی کی کوئی تحریر کوئی تقریر جھوٹ اور فریب سے خالی نہیں ہوتی تصدیق کریں گے ۔ اور کادیانی کے دجال کذاب ہونے پر یقین دایمان لاویں گے ۔ انشاء اللہ تعالے ۔

یہہ ہمارے مجمل جواب سے جواب کا جو کادیانی نے دیا ہے ۔ جواب ہے ۔ اب اس کی درخواست اول کا مفصل جواب سنو ۔ جسمیں پہلے اسکی درخواست کی تفصیل ہوگی پہر اسکا جواب دیا جائیگا

پہلی درخواست مباہلہ کا جواب

(جو اعاذہ رحمانی کا نمبر ۲ ہے)

نقل درخواست کادیانی

وساوس کے صفحہ ۱۶۱ میں کادیانی نے کہا ہے کہ ان تمام مولویوں اور مفتیوں کی خدمت میں جو اس عاجز کو جزئی[1] اختلاف کی وجہ سے کافر ٹھہراتے ہیں ۔ عرض کیا جاتا ہے ۔ کہ اب میں خدا سے مامور ہو گیا ہوں ۔ کہ تا میں اب لوگوں سے مباہلہ کرنے کی درخواست کروں ۔

[1] کادیانی کا اپنے اختلافات کو جزئی کہنا ناواقفوں کو دہوکہ دینا ہے ۔ جو کادیانی کے دجال ہونے پر ایک دلیل ہے ۔ کادیانی کل اصول اسلام میں مسلمانوں کا مخالف ہے فتوی دہم جواب الہامی فیصلہ صفحہ ۳۱ وغیرہ اور صفحہ ۶۵ و ۶۶ رسالہ ہذا ملاحظہ ہو ۔

اسطرح پر۔ کہ اول آپکو مجلس مباہلہ میں اپنے عقائد کے دلائل ازروی قرآن او حدیث کے سناؤں اگر پھر بھی آپ لوگ تکفیر سے باز نہ آویں تو اسی مجلس میں مباہلہ کروں۔ سو میرے پہلے مخاطب میاں نذیر حسین دہلوی ہیں اور اگر وہ انکار کریں تو پھر شیخ محمد حسین بٹالوی اور اگر وہ انکار کریں تو پھر بعد اسکے وہ تمام مولوی جو مجھے کافر ٹھراتے ہیں اور میں ان تمام مولویوں کو آج کی تاریخ سے جو دہم دسمبر ۱۸۹۲ء ہے چار ماہ تک مہلت دیتا ہوں اور اسکی صفحہ ۲۶۳ میں کہا ہے اور مباہلہ کی اجازت کے بارہ میں جو کلام آلہی میرے پر نازل ہوا ہے۔ وہ یہ ہے نظر اللہ الیک معطرا۔ وقالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا۔ قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ قالوا کتاب ممتلئ من الکفر والکذب قل تعالوا ندع ابناءنا الی اخر الآیۃ۔ پھر صفحہ ۲۶۵ میں اسکا ترجمہ کیا اور کہا ہے یعنی خدا تعالی نے ایک معطر نظر سے تجھ کو دیکھا اور بعض لوگوں نے اپنے دلو میں کہا۔ کہ اے خدا کیا تو زمین پر ایک ایسے شخص کو قائم کر دیگا۔ کہ جو دنیا میں فساد پھیلاوے تو خدا تعالے نے انکو جواب دیا۔ کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور ان لوگوں نے کہا کہ اس کی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو کذب اور کفر سے بھری ہوئی ہے سو انکو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم معہ اپنی عورتوں اور بیٹوں اور عزیزوں کے مباہلہ کریں پھر ان پر لعنت کریں جو کاذب ہیں۔

اِس کا جواب

منظور۔ منظور۔ منظور۔ آپ جسوقت چاہیں اور جس مکان میں چاہیں (بجز قادیاں کے جو آپکا مسکن اور محل اندیشہ ہے) لاہور میں خواہ بٹالہ میں مجلس مباہلہ منعقد کریں۔ اور مجھے بلالیں۔ آپ ہی مجھسے مباہلہ کرنے کے مدعی بنے ہیں۔ لہذا آپ ہی کے ذمہ اہتمام انعقاد مجلس ہے۔ اس مجلس میں آپ اپنے عقائد کے دلائل سنائیں۔ ان دلائل کو میں آپکے حیل اور مغالطات سمجھونگا۔ جیسا کہ اسوقت تک آپکے دلائل ہمیں۔ تو اسی مجلس میں آپکی کتابوں کی نسبت یہ دعوی کرونگا کتاب ممتلئ من الکفر والکذب یعنے آپ کی تصانیف

جنپر ہمنے نکتہ چینی کی ہے۔ کفر اور کذب سے پر ہیں۔ تب ہر جھوٹے پر ایک نہیں ہزار لعنت کہونگا۔ مگر یہہ لعنت ان ہی لفظوں پر ہوگی جو ہمنے بیان کئے ہیں۔ اور وہ آپ ہی کے الہام کے الفاظ ہیں ان الفاظ کو بدلکر آپ اور الفاظ پر لعنت کھلانا چاہینگے تو ہرگز منظور نہوگا۔ اور اس تبدل و تغیر سے آپکا دعوی الہام بے اعتبار ہوگا۔ یا آپکا ملہم (جو واقع میں معلم الملکوت ہے) ناعاقبت اندیش ٹھہریگا۔ کہ اسنے پہلے کمی بیشی کو نہ سوچا۔ اب اس الہام میں کمی بیشی کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کمی و زیادتی سے آپکا اور آپکے ملہم کا گریز ثابت ہوگا۔ لہذا انعقاد مجلس مباہلہ سے پہلے آپ اس بات کا اقرار شائع و مشتہر کردیں۔ کہ ان ہی الفاظ پر ہم جانب ثانی سے مباہلہ کرائینگے۔ اور جھوٹے پر لعنت کھلائیں گے۔ انمیں اگر ایک لفظ کی کمی زیادتی کریں گے تو دعوے الہام مذکور میں جھوٹے اور مباہلہ میں شکست یافتہ سمجھے جاینگے یہہ تو اس مضمون کی نسبت آپکے الہام کے مطابق فیصلہ ہوا جسپر ہم مسلمان قسم کہانا اور جھوٹے کو لعنت بہیجنا منظور کرتے ہیں۔ مگر اس الہام اور دعوی مباہلہ میں آپنے ان الفاظ کو درج نہ کیا جنپر آپ قسم کہائیں گے اور جھوٹے کو لعنت سنائیں گے۔

یہہ آپکا دھوکہ اور لعنت سے بچنے کا ایک حیلہ ہے۔ آپ غالبًا ایسے الفاظ پر قسم کہائینگے جنکے سبب باوجود جھوٹے ہونے کے آپ لعنت کا مورد ہونے سے بچ سکینگے۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ آپ ہی ان الفاظ کو پہلے مقرر کردیں۔ تاکہ ہم مسلمان ان الفاظ میں نظر کریں کہ وہ آپ کے جھوٹے ہونے کی حالت میں آپ پر لعنت کے موجب ہو سکتے ہیں یا حیلہ و حوالہ سے وہ لعنت کو ٹلانے والے ہیں۔ ہمارے نزدیک وہ الفاظ جنپر آپ قسم کہائیں اور جھوٹے کو لعنت سنائیں یہ ہونے چاہییے۔ میں غلام احمد قادیانی خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ جو عقائد میں نے آج کل ظاہر کئے ہیں۔ کہ قرآن اور حدیث کی شہادت قطعی سے حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اور آنے والے مسیح سے خدا اور اسکے رسول کی مراد میں ہی ہوں اور جبرئیل امین بذات خود انبیا علیہم السلام کے پاس کبھی نہیں آیا۔ بلکہ وہ

آسمان سے اور سورج سے کبھی جدا نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی ملک الموت وغیرہ فرشتے بھی بذات خود آسمان سے جدا نہیں ہوتے۔ اور مطلق نبوت کا خاتمہ نہیں ہوا وغیرہ وغیرہ۔ آپکے عقائد جو رسالہ اشاعۃ السنہ میں آپکی تصانیف سے نکالکر بیان ہوئے ہیں خدا اور رسول کی نزدیک اسلامی عقائد ہیں۔ خدا ورسول کی کلام میں ان عقائد کے متعلق جو الفاظ وارد ہیں۔ انکے یہی معانی خدا رسول کی مراد ہیں جو میں نے (کادیانی) نے مراد ٹھہرائے ہیں۔ اور یہی معنے ان الفاظ و نصوص کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب و تابعین وغیرہ آئمہ دین نے جو قرون ثلثہ کی اندر گذر چکے ہیں خدا ورسول کی مراد سمجھے ہیں۔ اس بیان میں اگر میں (کادیانی) جھوٹا ہوں تو مجھ (کادیانی) پر خدا کی وہ لعنت نازل ہو۔ جو آجتک کسی ملعون پر نازل نہیں ہوئی۔ ان الفاظ پر قسم کھانے میں آپکو تامل ہو۔ تو آپ اس تامل کی وجہ بیان کرکر اور لفظ تجویز کریں ان الفاظ کے قیود میں جو کید وحیل آپ مخفی رکھینگے ہم انکو ظاہر کرکے آپ کے مُنہ سے ایسے الفاظ کھلا لینگے جو آپ کے جھوٹا ہونے کی حالت میں آپ پر لعنت کے موجب وجالب ہوں۔ الحاصل جب تک آپ وہ الفاظ انعقاد مجلس سے پہلے بیان نکریں اور مسلمانوں سے ان الفاظ کو تسلیم نکرالیں۔ تب تک آپکا یہہ دعوے مباہلہ آپکی ایک چال ہے۔ اور صرف اپنے دام افتادہ حمقا کے لیے جال اور ایک دہوکہ کی ٹٹی ہے۔

یہہ نقش درخوست مباہلہ کا جواب اور اسمیں آپ کے ایک کید کا بیان ہے۔

اب اس درخوست مباہلہ کی میعاد کے متعلق ایک اور کید کادیانی کا اظہار و بیان ہوتا ہے۔ آپنے اس مباہلہ کی میعاد دہم دسمبر سے چار مہینے مقرر کی۔ مگر یہہ کتاب جسمیں یہہ مباہلہ درج ہے پانچویں مہینے اوسط اپریل میں شائع کی۔ اور طرفہ یہہ کہ وہ کتاب ابتک اپنی اخص میں مخاطبین مباہلہ حضرت شیخ الکل اور خاکسار کے پاس نہیں بھیجوائی۔ پوری کتاب بھیجنے سے کادیانی کو خست اور بخل مانع تھا۔ تو اشتہار مباہلہ کے اوراق کتاب یا پروف متعلق مباہلہ کو ہی بھیجدیا ہوتا۔ کادیانی ہمیشہ لاف زنی کیا کرتا ہے۔ کہ میں اپنے

مخالفوں کو کئی ہزار رجسٹری شدہ اشتہارات بہیج چکا ہوں۔ کیا اب وہ یہہ دعوے کرسکتا ہے۔ کہ میںنے اس مباہلہ کا اشتہار شیخ الکل یا خاکسار کے نام رجسٹری کراکر بہیجا ہوگا نہیں تو پھر اس میعاد مقرر کرنے سے اسکی غرض بجز اسکے اور کیا ہوسکتی ہے۔ کہ میعاد مقررہ مباہلہ تک فریق ثانی کو اس دعوی مباہلہ پر اطلاع نہو اور اس عرصہ میں اس طرف سے مباہلہ کی اجابت وقوع میں نہ آوے۔ تو پھر یہہ مشتہر کیا جاوے کہ فریق ثانی نے مباہلہ سے انکار وگریز کیا ہے یہہ عادت کادیانی کی سنہ ۹۱ء سے مستمر چلی آتی ہے۔ کہ جو رسالہ جو پرچہ جو اشتہار ہمارے مقابلہ میں چہپاتا ہے اسکو ہمارے پاس نہیں بہیجتا۔ ان دنوں صرف چند اوراق وسواے اسکے جسمیں ۳۰ مارچ کا اشتہار ہے بدست مرزا خدابخش اور ایک تحریر مورخہ ۱۹- اپریل بذریعہ ڈاک اُسنے ہمارے پاس ارسال کی ہے باقی تحریرات واشتہارات اُسکے ہمنے اور وسائل سے مشکل کے ساتھہ حاصل کئے ہیں۔ آپنے ازالہ کی بابت اُسنے یہہ وعدہ کیا تہا کہ جب وہ چھپکر نکلیگا سب سے پہلے آپکے پاس بہیجا جائیگا۔ پھر جب چھپکر شائع عام ہوا۔ اور ہمارے پاس نہ پہنچا تو ہمنے خود قیمتہً طلب کیا پہر بہی ہمارے پاس اُسنے وہ رسالہ نہ بہیجا۔ تب سے ہمنے بہی اشاعۃ السنۃ کا اُسکے پاس بہیجنا موقوف اور بند کردیا۔ باوجودیکہ اس سے پہلے سالہا سال سے اسکے پاس بلاقیمت یہہ رسالہ جاتا رہا۔ اس بندش پر بہی جو مضمون جواب طلب اُسکے رد میں چہاپا جاتا ہے۔ اُسکے پاس بہیجا جاتا ہے۔ جسکا اقرار اسکی تحریروں میں موجود ہے۔ پہر اُسکا اپنی تحریرات کو ہمارے پاس نہ بہیجنا کمال درجہ کی خست وذناوت وبخل اور بزدلی نہیں تو اور کیا ہے۔

دوسری درخواست اجازت اشاعت الہام منذرہ کا جواب

(جو اعاذہ رحمانی کا نمبر ۳ ہے)

نقل درخواست

یہہ درخوہست کادیانی کی اس خط میں منقول ہے جو اس رسالہ کے صفحہ ۵ و ۶ میں درج ہے۔

اسکا دنداں شکن جواب ہمنے کادیانی کو اپنے خط نمبر اول سنہ ۹۳ء میں جو رسالہ کے صفحہ ۱ سے ۵ تک مندرج ہی دیا تو کادیانی اس سوال سے ساکت ہوا۔ مگر اپنے حمقا اتباع کو وہ یہہ کہتا اور سمجھاتا رہا کہ ہمارا مخاطب (خاکسار) ہمارے الہام منذر سے ڈر گیا ہے۔ تب ہی وہ عام اجازت اشاعت نہیں دیتا۔ بلکہ قانون عدالت کے لحاظ و پابندی سے اشاعت کی اجازت دیتا ہے۔ اس خوف کا خیال ان حمقا کے دماغ میں جاگزیں و مستحکم ہوگیا تو ۴ - اپریل مطابق ۱۶ - رمضان کو وہ ایک رجسٹری شدہ خط کے ذریعہ سے پہر اشاعت الہام مذکور کی اجازت کا خواستگار ہوا۔ اور ہمارے سابق جواب کی اس بات کا۔ کہ جو الہام کسی کے ڈرانے کے لیے ہوتا ہے اس الہام کی اشاعت اس الہام کا عین مدعا ہوتا ہے۔ اور اگر آپ کے الہامات نظر ثانی و حکم ثانی کے سوا لائق اشاعت نہیں ہوتی تو آپ اپنے ملہم سے کیوں اجازت نہیں لیتے یہہ اجازت مجہ سے کیوں چاہتے ہیں۔ اس خط میں اُسنے یہہ جواب دیا ہے کہ شورہ لینے کا حکم آیت وشاورهم فی الامر میں آچکا ہے۔ اور کتاب وساوس کے حاشیہ صفحہ ۱۱۶ میں اسکا یہہ جواب دیا ہے۔ کہ الہام تین قسم ہوتے ہیں۔ از انجملہ ایک قسم وہ ہے۔ کہ جسکے اظہار و عدم اظہار کا ملہم کو اختیار دیا جاتا ہے۔

کادیانی کے اس دوبارہ درخوست کرنے سے اور اسکے اتباع کے اس درخوست کو پسند کرنے اور اس سے اسکو سچا اور ولی و ملہم سمجھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کادیانی تو شرم و حیا و خدا ترسی و عاقبت اندیشی سے (جو انسانیت کے لوازم سے ہے) معرا تہا ہی اب اسکے اتباع نے بہی اسکے شیوہ اختیار کیا ہے اور انہوں نے علاوہ براں بحکم آیہ ذلک بانهم امنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لا یفقهون ؎۔ فہم و فقاہت کو بہی استعفا دیدیا ہے۔ وہ اتنا نہیں سمجہتے کہ جو شخص کسی کے الہام سے ڈرتا ہے وہ اسکو ملہم ماننے اور اسکی پیروی کرنے میں کب توقف کرتا ہے۔ اور جو اسکو کافر و زندیق و مرتد و ملحد سمجھتا ہے وہ اسکے الہام کو بجز احتلام شیطان اور کیا خیال کرتا ہے۔ اور وہ یہہ بہی خیال نہیں کرتے کہ خدا کے منذر

؎ ترجمہ اسلیے کہ وہ ایمان لاکر کافر ہوگئے تو خدا نے اُنکے دلوں پر مہر لگا دیہے اب وہ کچہہ نہیں سمجہتے۔

الہام کے تبلیغ کی اشاعت کی اجازت دوسرے سے چاہنا کوئی معنے نہیں رکھتا اور مشورہ کا حکم بشہادت آیۃ مذکورہ ان امور میں ہے جن میں خدا کی طرف سے کوئی حکم و الہام نہ ہو۔ اور ایسے ہی امور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مخلص احباب سے مشورہ چاہا تھا۔ کبھی کسی منصوص حکم کی تعمیل و تبلیغ میں کسی سے مشورہ نہیں لیا۔ اور نہ وہ یہ سوچتے ہیں کہ اگر کادیانی کے ملہم (معلم الملکوت) کے الہامات ایسے ہی ہوتے ہیں جو دوسرے کے مشورہ اور اصلاح کے بغیر تبلیغ و اشاعت کی لائق نہیں ہوتے۔ تو پھر انکی اشاعت و عدم اشاعت کے متعلق اپنے مخلص احباب سے مشورہ کرتا تھا۔ نہ اپنے خصم اور دشمن سے جسکی نسبت اسکو الہام ہوا ہے۔ اور وہ اس الہام کو احتلام شیطان سمجھتا ہے اس مشورہ کی نظیر کسی سابق ملہم کے الہامات و مشاورات میں پائی نہیں گئی۔ پھر ہم اجازت چاہنے کو مشورہ کیوں مان رہے ہیں۔ اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر الہام اس قسم کا ہے۔ جسمیں کادیانی کو اظہار و عدم اظہار کا اختیار دیا گیا ہے تو پھر وہ اپنے اختیار سے کیوں کام نہیں لیتا۔ اور اس اختیار کو اپنے دشمن کے اختیار میں کیوں سپرد کرتا ہے۔

اس کے ان حیلوں اور نکمے عذروں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس الہام کے دعوے میں جھوٹا اور فریبی ہے۔ پھر ہم اس جھوٹ و فریب کو کیوں نہیں سمجھتے اور کیوں اس کی ولایت کے معتقد ہو رہے ہیں۔ کادیانی کی اس بے شرمی اور اسکے اتباع کی اس نافہمی سے یقین ہوا کہ وہ اس قسم کے علمی جوابات و دلائل سے ہرگز منفعل نہ ہوں گے۔ اور ہزار دلیل و اعتراض سنکر بھی کہتے چلے جائینگے۔ کہ صاحب اشاعۃ السنہ ہمارے الہام سے ڈرتا ہے۔ لہذا اب انکے مقابلہ میں یہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو چال وہ چلیں وہی ہم اختیار کریں۔ اور انکو مصرعہ بہر رنگے کہ مے آئی می شناسم۔ سنا کر انہیں کے رنگ میں انکی اس درخواست کا جواب دیں۔ بناءً علیہ پہلے خط نمبری ۱۰ میں انکی اس درخواست کا مجمل جواب دیا گیا ہے۔ اب حسب ذیل اس اجمال کی تفصیل کی جاتی ہے۔

تفصیل جوابِ درخواست

کادیانی صاحب! اشاعت الہام مذکور کی آپکو اجازت ہے۔ اجازت ہے۔ اجازت ہے۔ اور اسپر یہ تحریری شہادت ہے۔ مگر اس اشاعت کی صرف یہی ایک صورت مناسب نظر آتی ہے۔ کہ وہ منذر الہام پہلے اشاعۃ السنۃ میں آپ چھپوائیں اور اسکے ذریعہ سے اسکی اشاعت کریں۔ پھر جس اخبار میں چاہیں اسکو درج کرائیں۔ لہذا مناسب ہے کہ آپ اس الہام کی ایک قلمی نقل مُصَفّٰے میرے پاس بھیجدیں۔ اور اسکی اشاعت کی درخواست کریں۔ اور اسکے ساتھ یہ بھی تحریر کریں کہ اس الہام کے الفاظ میں مِن بَعد نہ ایک لفظ کی کمی ہوگی نہ ایک حرف کی زیادتی۔ و مع ہذا اس الہام کے معنے بھی اپنے ملہم سے پوچھکر تحریر کردیں۔ اگر اسکی ظاہری اور لفظی معنے مراد ہوں جنکو ہر شخص عارف لغۃ و اہل زبان سمجھ سکتا ہے تو یہ لکھدیں کہ ملہم نے بتادیا ہے کہ اسکے ظاہری اور لفظی معنی مراد ہیں۔ اور اگر کوئی تاویلی معنے مراد ہوں تو ان معنے کی تاویل و تشریح کردیں۔ پھر اگر میں اس الہام کے الفاظ اور معنے کو واضح و بلا اشتباہ پاؤنگا تو فوراً اسکو رسالہ میں چھاپ کر اسکی ایک کاپی آپکے پاس بھیجدوں گا انشاء اللہ تعالے۔ اور اگر اسکے الفاظ و قیود میں کیود (مکر) و حیلہ سازیاں اور دھوکہ بازیاں پاؤنگا یا اسکی معانی کو ذو الوجوہ دیکھونگا تو پہلے چند سوالات کے ذریعہ سے آپکی قلم و زبان سے اسکی تشریح و توضیح کراؤنگا۔ پھر اسکو چھاپ دونگا انشاء اللہ تعالے۔ فرمائیے اب تو اجازت ہوئی بلکہ خود اشاعت کی ذمہ داری بھی کی گئی ہے۔ یا اب بھی کوئی کسر رہ گئی ہے۔ رہگئی ہو تو فرمایئے وہ کسر نکالدی جائے۔

اس باب میں آپ سے تو اتنا ہی خطاب ہے۔ ذیل میں اپنے ناظرین اور آپ کے اتباع سے حق کر طالبین کی خدمت میں کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

حضرات! ۔ آپ لوگ جو کادیانی کے کید اور مکر و فریب سے واقف نہیں شاید یہ خیال کریں کہ یہ اجازت اشاعت تو ہے مگر محدود ہے۔ اور کیوں اجازت غیر محدود نہیں دی گئی۔ کہ وہ جس اخبار میں چاہے اس الہام کو چھپوا دے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اسکے الہام کو بلا معاینہ و ملاحظہ ایسکے ذریعہ و اختیار و اہتمام سے اگر اسکو چھاپنے کی غیر محدود اجازت دیجائیگی تو وہ اس الہام میں ایسی قیدیں لگا دیگا اور ایسے الفاظ ذو الوجوہ اور محتمل المعانی اسمیں بھرے گا جن سے وہ باوجود سو بار جھوٹا ہو جانے کے جھوٹا ہونے میں نہ آئیگا۔ کیا آپ صاحبوں نے اس کے سابق اشتہارات متضمن الہامات و بشارات نہیں دیکھے۔ جنمیں وہ بارہا جھوٹا ہو چکا ہے۔ اور پھر وہ جھوٹا ہونے میں نہیں آتا۔ اور فرط حیا سے ان الہامات کے صدق کا مدعی ہے اور انہیں کی دستاویز سے خم ٹھونک کر الہامی بنا ہوا ہے۔

اسکے گذشتہ الہامات و بشارات میں سے ایک الہام تولد فرزند عمنوائیل و بشیر کو بطور تمثیل ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ جسمیں وہ بارہا جھوٹا ہو چکا ہے اور پھر سچے کا سچا بنا ہوا ہے۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اسنے ایک اشتہار دیا جسمیں یہ درج کیا میرے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو خوبصورت صاحب شوکت و دولت ہوگا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا۔ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر[1] الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا ایسے ہی اور صفات اس لڑکے کے بیان کیے جو ملاحظہ ناظرین کی لائق ہیں۔

[1] یعنے خدا کا جو اول و آخر ہے مظہر ہوگا۔ حق اور بلندی کا محل ظہور گویا کہ خود خدا تعالی آسمان سے نازل ہوگا۔ ناظرین! کادیانی کا بیٹا خدا ہوا تو کادیانی خدا کا باپ ٹھہرا۔ آجتک ابن اللہ تو بہت لوگوں کو کہا گیا ہے۔ مگر خدا کا باپ کادیانی سے پہلے کوئی نہیں سنا تھا۔ اسکے ایسے دعاوی سنکر جو لوگ اسکو مسلمان و ولی مان رہے ہیں وہ اگر دیوانہ نہیں نا فہم نہیں تو پھر کون ہیں آپ ہی بتاویں۔

اس اشتہار کی نقل اب کادیانی نے اپنے وساوس کے آخیر میں چھاپ دی ہے جو آسانی سے ملاحظہ ناظرین میں گذر سکتی ہے۔

اس اشتہار میں چونکہ آپکا ملہم (جو یقیناً معلم الملکوت ہی) تاریخ و ماہ و سال تولد فرزند بھول گیا تھا۔ لہذا آپکو اسکا فکر ہوا تو آپنے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار اسکی میعاد کی بابت جاری کیا ہے اور اسمیں یہہ لکھا کہ ایسا لڑکا حسب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ اسپر اسلام کے مخالفون ہندوں وغیرہ نے کادیانی کو اسلام کا وکیل و حامی سمجھکر اس میعاد پر خوب ہنسی اُڑائی اور یہہ بات چھاپ کر مشتہر کی کہ نو برس کی میعاد لمبی ہے اسمیں کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہوسکتا ہے۔ جسپر کادیانی نے اپنے ملہم (معلم الملکوت) کے حضور میں حاضر ہوکر اس امر کے (یعنے تعیین میعاد کے) لیے عرض کی تو ادہر سے یہہ الہام ہوا جسکو کادیانی نے اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں درج کرکے مشتہر کیا۔ کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ پھر اُسکو اس الہام کی تفسیر میں ایک اور خفی الہام ہوا (جسکو وہ اشتہار ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء میں خفی الہام اور الہامی تفسیر اور فیض روح القدس کا نتیجہ قرار دے چکا ہے چنانچہ عنقریب وہ الہام منقول ہوگا) وہ الہام یہہ ہے (جو الہام منقولہ بالا کے متصل ہی اس اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں بیان کیا گیا ہی) "اس سے ظاہر ہے۔ کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونیوالا ہے یا بالضرور اسکے قریب حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا۔ یہہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا اور پھر اسکے بعد یہہ بھی الہام ہوا۔ کہ اُنہوں نے کہا آنیوالا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔ چونکہ یہہ عاجز ایک بندہ ضعیف مولیٰ جل شانہ کا ہے اسلیے اسقدر ظاہر کرتا ہی جو منجانب اللہ ظاہر کیا جاتا ہے۔" یہہ بعینہٖ آپکے الفاظ ہیں اسکے آخری الفاظ کے مقابلہ میں خاکسار کہتا ہے کہ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ آپ خدا کے بندہ نہیں ہے بلکہ معلم الملکوت بندہ ہیں اور اسی نے آخری فقرہ زیر خط انجیل متی باب ۱۱۔ آیہ ۳ سے چرا کر آپکو الہام کیا ہی۔

جس سے اسکا اور آپکا مقصود یہہ ہے۔ کہ جو لڑکا موجودہ حمل سے پیدا ہوگا اگر وہ کھینچ تانکر الہام ۲۰ فروری سنہ ۸۶ء کا مصداق اور اسکا نتیجہ بن سکا تو اس الہام کے پہلے حصہ کہ آنیوالا یہی ہے۔ کے اشارہ سے اسکو الہامی بنایا جاویگا۔ اور اگر وہ کسی طرح اسکا مصداق نہ بن سکا تو اس الہام کے دوسرے حصہ کہ یا ہم دوسرے کی راہ تکمیں کی دستاویز سے یہہ کہا جائیگا۔ کہ اس حصہ میں صاف اشارہ تہا کہ یہہ کوئی اور ہے۔

آپکے اس الہام کی نظیر اسوقت کے بدمعاش جوگیوں کی وہ پیشنگوئی ہے جسمیں وہ ایک شخص کے گہر میں لڑکا پیدا ہونے کی خبر دیتے ہیں اور اسکے ساتھ ہی ہمسایہ کو یہہ کہدیتے ہیں کہ لڑکی پیدا ہوگی۔ پہر اگر لڑکا ہوتا ہے تو وہ گہر والونکی تباہی ہوئی خبر کی دستاویز سے اپنی صداقت ظاہر کرکے نقدی وصول کرلیتے ہیں اور اگر لڑکی پیدا ہوتی ہے تو وہ ہمسایہ والی خبر پیش کرکے کچھ نہ کچھ جہاڑ لیتے ہیں۔

آپکا ملہم عیار (معلم الملکوت) ان بدمعاشوں سے بھی بڑہکر نکلا اوسنے ایک ہی الہام و پیشنگوئی سے دونو کام لے لیے۔ پہلے حصہ سے لڑکے کے الہامی موعود ہونے کا ثبوت دوسرے حصہ سے اس لڑکے کے الہامی موعود نہ ہونے کی شہادت۔

اندنوں آپ کی بی بی کو حمل تہا جسکے وضع ہونے کی مدت قریب تہی۔ اسی حمل کی نظر سے آپ یہہ الہام بازی کر رہے تھے۔ اور اس حمل سے آپکو لڑکا پیدا ہونے کا کامل یقین تھا۔ شک تہا تو صرف اسمیں تہا کہ اس حمل سے پیدا ہونیوالا لڑکا وہی موعود لڑکا ہے یا موعود کوئی اور ہے۔ اور یہہ لڑکا اور ہے۔ اس حمل سے لڑکا ہونے کا یقین اور اسکے موعود ہونے میں شک دونو آپ کی الہامی تفسیر کے اس فقرہ سے کہ جو اب پیدا ہوگا یہہ وہی لڑکا ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں ہوگا۔ اور دوسرے الہام کے اس جملہ سے کہ آنیوالا یہی ہے یا ہم اور الخ صاف ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہر کس و ناکس کو جو مذکر الفاظ ہوگا اور لڑکا اور آنیوالا۔ اور مونث الفاظ ہوگی اور لڑکی اور آنیوالی میں تمیز کر سکتا ہے۔ یہہ الفاظ یقین دلاتے ہیں کہ کادیانی

اس حمل سے لڑکا پیدا ہونیکا یقین رکھتا تھا مگر خدا تعالےٰ نے . جو آخیر میں جھوٹے کا منہ کالا کیا کرتا ہے . (گو تھوڑے دنوں اسکو مہلت بہی دیتا ہے) اس دعوی اور یقین میں کادیانی کو جھوٹا کیا اس حمل سے لڑکے کی جگہہ لڑکی پیدا ہوئی اور وہ بہی مرگئی - جس سے تمام ہندوستان میں کادیانی کی رسوائی ہوئی - اور اسکے سبب اور ذریعہ سے تمام مسلمانوں کو آریہ وغیرہ مخالفوں کے سامنے ندامت اٹھانی پڑی مگر کادیانی ایسا شیر بہادر ہے اور عقل وحیا دونوں سے ایکیلا جنگ آور اور مبارز ہے کہ اس نے اس رسوائی اور ندامت کی کچھ بہی پروانہ کی بلکہ الٹی آریوں کی خبر لی - انکے جواب میں ایک دو ورقہ اشتہار چہاپ کر مشتہر کردیا اور اسمیں یہہ عذر بدتر از گناہ کیا کہ میں نے یہ کب اور کہاں لکہا تہا کہ اس حمل سے لڑکا ہوگا . میرے اشتہار ۸ - اپریل ۸۶ء میں اس حمل کا لفظ کہاں ہے اور اسکے ساتہہ آریوں کو لعنتیں اور گالیاں سنا کر اپنے حمقا اتباع کی نظروں میں اپنا سچا ہونا ثابت کردیا .

اسنے یا اسکے اتباع سے کسی نے یہہ خیال نہ کیا کہ اس اشتہار میں اس حمل کا لفظ نہیں تو کیا ہوا . اسمیں یہہ الفاظ جو لڑکا اب پیدا ہوگا . آنیوالا یہی ہے . تو صریح اور صاف موجود ہیں . اور ہیں بہی یہہ الفاظ الہامی نہ فہم اور راے پر مبنی پہر ہمارا وہ الہام ۸ - اپریل ۸۶ء جس کے الفاظ مذکور سے لڑکا پیدا ہونے کا یقین ہوتا تہا جہوٹا نہیں تو اور کیا ہے - لہذا مناسب ہے . کہ ہم اس الہام کو شیطان کا احتلام جانلیں اور آیندہ اس دعوی سے دست بردار ہوجائیں اور جو ذلت اس پہلی دفعہ ہوچکی ہے اسی پر اکتفا کریں . آیندہ مخالفین سے اسلام اور مسلمانوں کی اور ہنسی نہ کرائیں . مگر وہ حضرت حیا اور سچ سے کچھ تعلق رکہتے تو اپنا جہوٹا ہونا مانتے . وہ برابر اسی خیال میں رہے یہانتک کہ ۷ . اگست ۸۷ء ایک منحوس و نامبارک لڑکا (بظاہر بشیر نامی) کادیانی کے گھر میں پیدا ہوا پہر تو کیا تہا کادیانی آسمان کو چڑہ گیا اور اسنے بڑا شور غل مچایا . پنجاب و ہندوستان کے دوستوں کو اس لڑکے کے عقیقہ پر بلا کر یہہ جتایا کہ وہ الہامی موعود لڑکا یہی ہے اور اسکا بڑی دہوم دہام سے عقیقہ کیا . جسمیں دف اور ڈہول بجائے گئے پہر کسی نے اعتراض کیا تو اس نے جواب دیا . کہ

فرشتے آسمان پر باجے بجارہے ہیں۔ پھر ہم کیوں انکی پیروی نکریں اور اس لڑکے کی پیدایش کے متعلق یہ اشتہار جاری کیا جو مطبع چشمہ فیض بٹالہ اور وکٹوریہ پریس لاہور وغیرہ مطابع میں طبع ہوا۔

خوشخبری

اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جسکے تولد کے لیے میںنے اشتہار ۸- اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی۔ اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہوا تو دوسرے حمل میں جو اُسکے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائیگا۔ آج ۱۶- ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۷- اگست ۱۸۸۶ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑہ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

اب دیکھنا چاہیے کہ یہ کسقدر بزرگ پیشگوئی ہے جو ظہور میں آئی۔ آریہ لوگ بات بات میں یہ سوال کرتے ہیں کہ کہ ہم وہ پیشگوئی منظور کرینگے جسکا وقت بتلایا جائے۔ سو اب یہ پیشگوئی اُنہیں منظور کرنی پڑی کیونکہ اس پیشگوئی کا مطلب یہ ہے کہ حمل دوم بالکل خالی نہیں جائیگا۔ ضرور لڑکا پیدا ہوگا۔ اور وہ حمل بھی کچھ دور نہیں بلکہ قریب ہے۔ یہ مطلب اگرچہ اصل الہام میں مجمل تھا لیکن میںنے اوسی اشتہار میں لڑکا پیدا ہونے سے ایک برس چار مہینے پہلے روح القدس سے قوت پاکر مفصل طور پر مضمون مذکورہ بالا لکھدیا یعنے یہ کہ اگر لڑکا اس حمل میں نہ ہوا تو دوسرے حمل میں ضرور ہوگا۔ آریوں نے حجت کی تھی کہ یہ فقرہ الہامی کہ **جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کریگا** حمل موجودہ سے خاص تھا جس سے لڑکی ہوئی یعنے ہر ایک مجلس اور ہر ایک تحریر و تقریر میں اُنہیں جواب دیا کہ یہ حجت تمہاری فضول ہے۔ کیونکہ کسی الہام کے معنے وہ ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے اور ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح اور تفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی کیونکہ ملہم اپنے الہام سے اندرونی واقفیت رکھتا ہے اور خدا تعالےٰ سے خاص طاقت پاکر اس کے معنے کرتا ہے۔ پس جس حالت میں لڑکی پیدا ہونے سے کئی دن پہلے عام طور پر کئی ہزار اشتہار چھپواکر میںنے شایع کر دیئے اور بڑے بڑے آریوں کی خدمت میں بھیجدیئے تو الہامی عبارت کے وہ معنے قبول نکرنا جو خود ایک صاحب الہام نے میرے پر ظاہر کئے اور پیش

از ظہور مخالفین تک پہونچا دیئے گئے۔ کیا ہٹ دہرمی ہے یا نہیں۔ کیا ملہم کا اپنے الہام کے معانی بیان کرنا یا مصنف کا اپنی تصنیف کے کسی عقدہ کو ظاہر کرنا تمام دوسرے لوگونکے بیانات سے عند العقل زیادہ معتبر نہیں ہے بلکہ خود سوچ لینا چاہیے کہ ملہم جو کچھہ پیش از وقوع کوئی امر غیب بیان کرتا ہے اور صاف طور پر ایک بات کی نسبت دعوی کر لیتا ہے تو وہ اپنے اُس الہام اور اُس تشریح کا آپ ذمہ وار ہوتا ہے۔ اور اسکی باتوں میں دخل بیجا دینا ایسا ہے جیسے کوئی کسی مصنف کو کہے کہ تیری تصنیف کے یہہ معنے نہیں بلکہ یہ ہیں جو ہمنے سوچے ہیں۔ اب ہم اصل اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء ناظرین کے ملاحظہ کے لیئے ذیل میں لکھتے ہیں* تا انکو اطلاع ہو کہ ہمنے پیش از وقوع اپنی پیشگوئی کی نسبت کیا دعوی کیا تھا اور پھر وہ کیسا اپنے وقت پر پورا ہوا۔

المشتـــــــہر

خاکسار غلام احمد از قادیاں ضلع گورداسپور

اس اشتہار میں گو صرف یہی لکھا گیا کہ یہہ ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کے الہام والا لڑکا ہے۔ مگر زبانی کس و ناکس کو یہی کہا۔ کہ یہہ وہی لڑکا موعود و مسعود ہے۔ جسکا اشتہار ۲۰۔ فروری میں وعدہ ہوا تھا اور خود اسکے باب میں ایک مضمون لکھا اور ایک پونہ کے رہنے والے اردو خوان سپاہی کے (جو قادیاں کی پاس سے ہو کر خاکسار کے پاس بہی لاہور میں پہنچا تھا) نام سے شحنۂ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶۔ ستمبر ۱۸۸۶ء میں چھپوایا ہے۔ جسکی نقل یہہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیشگوئی مندرجہ ومجریہ اشتہار ۲۰۔ فروری و ۲۲۔ مارچ و ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء پر ایک منصفانہ نظر

(مراسلہ)

ہمارے ایک عنایت فرمانے تین اشتہار ۲۰ فروری و ۲۲۔ مارچ و ۸ اپریل ۱۸۸۶ء از جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیاں ضلع گورداسپور پنجاب ہمارے پاس بھیجے ہیں۔ جنمیں ایک پیشگوئی اور نیز اسکے وقوع کا ثبوت بہت مدلل اور معقول طور پر درج ہے۔ ہم حسب درخواست صاحب مرسل

* یہ اشتہار صفحہ ۱۷۲ میں منقول ہے اس لیے اس مقام میں نقل نہیں ہوا۔

ان اشتہاروں کو اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرتے ہیں۔ لیکن قبل تحریر ترجمہ اشتہارات ایک ریویو ان اشتہاروں کا اردو انگریزی دونوں میں لکھنا صفائی بیان اور ناظرین کی توسیع واقفیت کی غرض سے مناسب سمجھتے ہیں۔

واضح ہو کہ وہ پیشگوئی جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ عنوان میں درج ہے ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جو ایک بابرکت اور مؤید الٰہی فرزند کے بارہ میں ظاہر کی گئی ہے۔ جسکی نسبت مرزا صاحب کا یہہ دعوی ہے۔ کہ وہ فرزند نہایت مقدس اور موجب فیض و ہدایت عامۂ خلائق ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ چنانچہ اسی مطلب کے بارہ میں مرزا صاحب نے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کا اشتہار عام طور پر شائع کیا تھا اور صدہا کا بیان رجسٹری کراکر اور نیز بغیر رجسٹری بخدمت معزز عیسائی صاحبان و ہندو صاحبان و اُنکے نامی گرامی پنڈتوں اور پادریوں کی خدمت میں بھی ارسال فرمائی تھیں مگر چونکہ اُس اشتہار میں دربارہ تولد اُس مبارک فرزند کے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی تھی اسلیے بعض نکتہ چینیوں کے اصرار سے دوبارہ مرزا صاحب نے اپنے الہام سے ظاہر فرمایا کہ وہ بابرکت فرزند ۹ برس کے عرصہ تک کسیوقت میں پیدا ہوجائیگا۔ چنانچہ اس بارہ میں وہ دوسرا اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کا مرزا صاحب کیطرف سے شائع ہوا تھا اور عام طور پر نامی مخالفوں کے نام بھیجا گیا تھا۔ بلکہ اکثر بعض اخبارات میں چھپ بھی گیا تھا۔ پھر جبکہ مخالفوں نے اس مدت بیان کردہ کو بھی بہت دور و دراز سمجھا تو جیسا کہ اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔ مرزا صاحب ممدوح نے اتمام حُجت کی غرض سے ایک نہایت قریب وقت دریافت کرنے کے لیے بحضرت باری عزاسمہ توجہ کی اس آخری دفعہ کی توجہ میں مرزا صاحب پر کھلگیا کہ ایک لڑکا بہت ہی نزدیک پیدا ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا جسکے معنے اُنپر یہہ منکشف ہوئے کہ غالباً موجودہ حمل میں وہ لڑکا پیدا ہوا اور اگر ابھی پیدا نہو تو بالضرور دوسرے حمل میں جو اُسکے بعد اور بہت قریب ہے پیدا ہوجائیگا چنانچہ اس مدت مقررہ کی شائع اور ظاہر کرنے کے لیے اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء مرزا صاحب کی جانب سے شائع ہوا جسکے مضمون کے موافق ۱۶۔ ذیقعد ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء مرزا صاحب کے

گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا اسوقت یہہ اشتہار صداقت آثار ہمارے سامنے رکھا ہے جسکے دیکھنے سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پیشگوئی کسقدر عالیشان اور واضح اور کھلی کھلی ہے۔

اشتہار موصوف کے دو فقرے یہہ ہیں۔

پہلا فقرہ "غالباً ایک لڑکا ابھی ہونیوالا ہے یا بالضرور اُس کے قریب حمل ہیں"

دوسرا فقرہ الہامیہ "نازل من السماء وتزل من السماء" جو نزول یا قریب نزول پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ ظاہر کرتا ہے کہ لڑکا اس حمل میں یا دوسرے حمل میں جو اسکے قریب ہے، پیدا ہوگا۔ یہہ دونو فقرے باواز بلند شہادت دے رہے ہیں کہ لڑکا جسکی نسبت اشتہار مذکور میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ بالضرور دوسرے حمل تک جو قریب ہے پیدا ہو رہیگا۔ اب اس پیشگوئی میں جسقدر صفائی پائی جاتی ہے اسکے بیان کی حاجت نہیں یہہ بات ہر عقلمند سمجھہ سکتا ہے کہ کسی امر فوق الاختیار کے ظہور کے لیے پیش از وقوع کوئی وقت خاص اور حد معین مقرر کر دینا اور بتمامتر قطع و یقین اُس حد معین اور وقت مقررہ پر حصر کر دینا اور پھر اسکا ٹھیک ٹھیک اوسیوقت اور حد معین میں ظہور پذیر ہو جانا کاروبار انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے خاصکر تولد پسر کے بارہ میں کوئی انسان دعوی کرکے اسقدر دم بھی نہیں مار سکتا کہ میری عمر کے کسی حصہ میں کوئی لڑکا میرا ضرور پیدا ہوگا کیونکہ نہ تو عمر کا اعتبار اور نہ لڑکا پیدا کرنے پر کوئی اپنا اختیار اور نہ پھر اُس لڑکے کے جیتے رہنے کے یقینی آثار۔ چہ جائیکہ بغیر کسی ظاہری قرینے اور علامت کے لڑکا پیدا ہونے کے لیے بہت ہی قریب حد بتائی جائے اور پھر کروڑہا مخلوق کے مقابلہ پر میدان میں کھڑے ہو کر دعوی کیا جائے کہ تولد پسر اس حد معین سے تجاوز نہیں کریگا اور لڑکا صاحب عمر ہوگا بیدا[1] ہیت ظاہر ہے کہ ایسا دعوی کوئی انسان نہیں کر سکتا اور نہ کسی ابن آدم کو ایسی جرأت ہے کہ اس قسم کا دعوی زبان پر لاوے بالخصوص جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک

[1] یہ لفظ ناظرین توجہ سے پڑھیں۔ اس لفظ کی نسبت یہ بھی دعوی کیا گیا ہے کہ یہ انسانی دعوی نہیں الہامی ہے۔ پیر قادیانی کے اس قول کو کہ اس لڑکی کو عمر پانیوالا نہیں کہا گیا جسکو وہ سبز اشتہار مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے صفحہ ۲۶ میں کہہ چکا ہے ملاحظہ فرما کر داد انصاف دیں کہ یہ شخص

شخص نے بدعوی مامور و ملہم من اللہ ہونے کے اس پیشگوئی کو ایک جہان کے سامنے اپنی عزت یا ذلت کا معیار بنایا اور لاکھوں مخالفوں کے سامنے یقینی اور قطعی طور پہ دعوی کیا کہ دوسرے حمل تک جو بہت ہی قریب ہے بالضرور لڑکا پیدا ہوگا پھر خدای تعالے نے اوسکے دعوی کو سچا کرکے دکھلا دیا اور منکروں کو نادم اور رسوا کیا تو اور بھی زیادہ تر بدرگی اس پیشگوئی کی اور سچائی اس شخص کی ہمپر کھلتی ہے کیونکہ خدای عادل و انصاف پسند کیطرف سے ایک دروغ گو کی ایسی کھلی کھلی تائید ہونا غیر ممکن و خلاف صفات کاملہ مقدسہ حضرت باری ہے + + اور ایک اور نشانی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مولود موعود کیلیے ایک یہ علامت لکھی تھی کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ سو یہ علامت بھی پوری ہوئی کیونکہ اس فرزند مبارک سے پہلے مرزا صاحب کی اولاد صرف تین ہیں۔ دو پسر اور ایک دختر بجز انکے اور کوئی ایسی اولاد بھی نہیں کہ کسی وقت پیدا ہو کر فوت ہو گئی ہو سو یہ لڑکا بمرتبہ چہارم ہونے کے وجہ سے تین کو چار کرنیوالا ہے

(راقم ایک محقق متکلم از پونہ

اس مضمون کی عبارت کو ناظرین غور سے پڑھینگے تو اسکے الفاظ اور طرز تحریر سے پہچان جائینگے کہ یہہ کادیانی کا اپنا لکھا ہوا مضمون ہے۔ جسکو اسنے برخلاف واقعہ دوسرے کی طرف منسوب کیا ہے یہہ مضمون اول سے آخر تک بتا رہا ہے کہ راقم مضمون نے اس لڑکے کو وہی لڑکا سمجھا ہے جسکا اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ذکر ہے۔ اس مضمون کے پہلے اور پچھلے فقرات کے مصدق کادیانی کی دستخطی خطوط اسمیں خاکسار (جو اصل منشی احسن امروہی کے پاس ہیں اور نقل انکی دستخطی اور مولوی محمد بشیر صاحب کے مصدقہ میرے پاس ہے) موجود ہیں انہیں بھی کادیانی نے ظاہر کیا ہے کہ تین کو چار کرنے والا یہی لڑکا ہے اور وہی مصداق عربی فقرات الہام ہے۔

وہ لڑکا جب تک زندہ رہا نتیجہ الہام ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سمجھا گیا مگر خدا نے اس ظالم ومفتری وکذاب کو دوبارہ ذلیل کرنا چاہا تو ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو اس منحوس نامبارک وباعث ضلالت لڑکے کو دنیا سے اٹھالیا جسپر دنیا میں بڑا شور وغل مچ گیا۔ اور اوسپر بھی بشیر

بہادر کادیانی چھوٹا ہونے میں نہ آیا۔ یکم دسمبر کو اسنے ایک چوبیس صفحہ کا سبز اوراق کا رسالہ (جسکی سبزی کادیانی کی اندرونی سیاہی کی ایک نشانی ہے) اس مضمون کا چھاپ دیا۔ کہ مینے کب کہا تھا۔ کہ یہ لڑکا وہی ہے۔ جسکا ۲۰ فروری کے اشتہار میں ذکر تھا اور یہہ عمر پانے والا ہے اور کہا کہ مینے تو اشتہار ۷۔ اگست ۱۸۸۶ء میں صرف یہ لکھا تھا کہ یہہ وہ لڑکا ہے جسکا ۸۔ اپریل کے اشتہار میں ذکر ہے۔ اور عقل و حیا کو پیش نظر رکھکر اتنا نہ سوچا کہ جس لڑکے کا ذکر ۸۔ اپریل کے اشتہار میں تھا وہ کونسا لڑکا تھا۔ ۸۔ اپریل کو کس لڑکے کی میعاد کی بابت اپنے ملہم سے آپنے دوبارہ انکشاف کا سوال کیا تھا اور کسکی بابت جواب ملا۔ آخر اسکا جواب یہی ہوگا۔ کہ وہی ۲۰۔ فروری کے اشتہار والا لڑکا تھا اسی کی مدت تولد سے سوال تھا۔ اور اسی سوال کے جواب میں اس لڑکا کا مژدہ سنایا گیا اور یہہ تو نہیں ہو سکتا کہ برطبق سوال از آسمان وجواب از ریسمان سوال تو ۲۰۔ فروری کے الہامی لڑکے کی مدت سے ہوا اور جواب میں کسی اور کی مدت بتائی گئی ہو۔ اور نہ یہہ سوچا کہ اس جواب کو گول مال بنانے کے لیے جو مینے دوسرا الہام گھڑ لیا تھا۔ کہ (۱) آنے والا یہی ہے یا ہم (۲) دوسرے کی راہ تکیں۔ اسکا (۲) دوسرا حصہ گو اس جواب کو گول مال بتاتا ہے مگر اسکا (۱) پہلا حصہ صاف اشارہ کرتا ہے کہ یہ لڑکا وہی موعود لڑکا ہے۔ لہذا یہ الہام بھی ہمارے حق میں مفید اور اس امر کا منفی کرنیوالا نہیں ہے۔ کہ یہ لڑکا وہ نہیں اور قطع نظر اس سے ہم خود محقق متکلم ہو نہ بنکر اخبار شحنہ ہند میں اور پرائیویٹ خطوں میں اور مجلسوں میں بیان کر چکے ہیں کہ تین کو چار کرنیوالا یہی ہے اور یہی لڑکا موعود معلوم ہوتا ہے۔ اب ہم کچھ عقل اور حیا سے کام لیں اور نہیں تو اتنا ہی کہدیں کہ ہمنے جو اس لڑکے کو موعود سمجھا تھا۔ یہ ہمارا فہم و اجتہاد تھا۔ اسمیں ہمسے غلطی ہوئی ہے۔ مگر یہہ امر کادیانی اور اسکے اتباع سے کیونکر ہو سکتا تھا اپنے جھوٹ اور گناہ کا اقبال کرنا اور حق کو قبول کرنا تو موت سے زیادہ انپر سخت و ناگوار ہے۔ لہذا انہوں نے الٹا اپنے معترضین کو الزام دیا اور چوبیس صفحہ رسالہ مذکور کو اسی بیان کی تائید میں اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا کہ ہمنے کب اور کہاں کہا تھا کہ یہہ لڑکا ۲۰ فروری کا اشتہاری لڑکا ہے۔ اور یہہ عمر پانے والا ہے۔ **الغرض** اس لڑکے کے مرجانے سے خدا تعالے نے

انکو جھوٹا کیا۔ تمام دنیا نے مفتری کہا۔ مگر وہ جھوٹا ہونے میں نہ آئے۔

اس لڑکے کے بعد دوسرا لڑکا اسکے گھر میں پیدا ہوا اسکو بھی الہامی موعود سمجھا گیا تھا۔[1] اب ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو تیسرا پیدا ہوا اب اسکو بھی مولود موعود سمجھا جاتا ہے۔ ان لڑکوں کی نسبت بھی کادیانی اور اسکے خالی پیرو اور اندھے مقلد پرائیویٹ طور پر دورخی باتیں کرتے رہے اور کہتے ہیں جنسے اسکا مقصود یہہ ہی کہ اگر انمیں سی کوئی لڑکا جئیا رہا تو اسیکو مولود موعود بنایا جائیگا (گو واقع میں انمیں سی ایک بھی موعود نہیں ہو سکتا۔ نہ یہہ دونو حمل اول سی قریب حمل سی پیدا ہوئے اور نہ یہہ تین کو چار کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ تین کو چار کرنے والا تو وہی تھا جس کے پہلے دو بڑے لڑکے اور ایک وہ مردہ الہامی لڑکی ہو چکی تھی۔ یہہ تو چار کو پانچ یا چھہ کو سات کرنے والے ہیں۔ کیونکہ بیچ میں ایک اور لڑکی پیدا ہو کر مرگئی ہے۔ اور بقیہ اوصاف اشتہار ۲۰ فروری سی بھی انمیں کوئی صفت پائی نہیں جاتی) اور اگر یہ دونو مرگئے تو یہہ کہا جائیگا کہ ہمنے صاف طور پر انکو موعود اشتہار ۲۰ فروری نہیں کہا تھا۔ اس تیسرے لڑکے کی نسبت ایک بات قابل اظہار جو کادیانی کے دہوکہ بازیوں کی دوسری تازہ مثال ہے۔ یہ ہے کہ تحریر ۱۹۔ اپریل ۱۸۹۳ء کی پشت پر اس لڑکے کی نسبت کادیانی نے یہ عبارت درج کی ہے۔

۲۰۔ اپریل ۱۸۹۳ء سے چار مہینے پہلے صفحہ ۲۶۶۔ آئینہ کمالات اسلام میں بقید تاریخ شائع ہو چکا ہے۔ کہ خدا تعالی نے ایک اور بیٹے کا اس عاجز سے وعدہ کیا ہی۔ جو عنقریب پیدا ہوگا اس پیشگوئی کی الفاظ یہ ہیں:۔ سیولد لک الولد ویدنی منک الفضل ان نوری قریب ترجمہ یعنے عنقریب تیرا لڑکا پیدا ہوگا اور فضل تیری نزدیک کیا جائیگا۔ بیشک میرا نور قریب ہے۔ سو آج ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۳ء کو وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو خود اپنی زندگی کا اعتبار نہیں۔ چہ جائیکہ یقینی اور قطعی طور پر یہ اشتہار دیوی۔ کہ ضرور عنقریب اسکے گھر میں بیٹا پیدا ہوگا۔ خاصکر ایسا شخص جو اس پیشگوئی کو اپنے صدق کی علامت ٹہراتا ہی۔ اور تحدی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اب چاہیے کہ شیخ محمد حسین ان باتوں کا بھی جواب دیں۔ کہ یہ پیشگوئی کیوں پوری ہوئی۔ کیا یہ استدراج ہے یا نجوم ہے۔ یا اٹکل ہے۔

[1] دیکھو اشتہار مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء جسکا عنوان تکمیل تبلیغ ہے ملاحظہ ہو۔

اور کیا سبب ہے کہ خدا تعالے بقول آپکے ایک دجال کی ایسی پیشگوئیاں پوری کرتا جاتا ہے۔ جنسے اُس کی سچائی کی تصدیق ہوئی ہے۔ الراقم۔ غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔

اسمیں بھی ناظرین بنظر غور انصاف کریں اور دیکھیں کہ کادیانی نے اسمیں کیسا سفید جہوٹ بولا ہے۔ اور بمصرعہ چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد۔ کا مصداق و مصدق بنکر دکھایا و معہذا وہ سچا بنا ہوا ہے۔ کبھی جھوٹا ہونے میں نہیں آئیگا۔

اِس عبارت میں اسنے دو دعوی کئیے ہیں۔ ایک یہہ کہ کتاب وساوس کے صفحہ ۲۶۶ میں وہ شائع کر چکا تہا کہ خدا تعالی نے اسکو ایک اور بیٹے کا وعدہ دیا ہے۔ دوسرا یہہ کہ اسی صفحہ میں اسکی مدت بقید تاریخ بتائی گئی ہتی۔ اور یہہ دونو سفید جہوٹ ہیں۔ نہ اسنے وساوس کے صفحہ مذکور میں بیٹا پیدا ہونے کا وعدہ درج کیا ہے۔ نہ اسکی کوئی مدت بتائی۔ کتاب وساوس کے صفحہ ۲۶۶ میں صرف اسنے یہ الہام نقل کیا ہے۔ سیولد لك الولد جسکا ٹہیک ترجمہ صرف یہہ ہے کہ تیرے یہاں بچہ ہوگا۔ جو عرب اور ہند کے محاورہ میں عام لفظ ہے بیٹا اور بیٹی دونو پر بولا جاتا ہے۔ اس ظالم و مفتری نے اس الہام کا ترجمہ بہی وساوس میں نہیں کیا۔ جو اس اشتہار میں کیا ہے کرتا تو اسکا کچھ داؤ چل جاتا۔ اور میعاد یا تاریخ کا تو اس صفحہ یا کسی اور صفحہ میں نام و نشان نہیں۔ صفحہ ۲۶۳ میں جس تاریخ اور میعاد کا ذکر ہے اسکو تولد فرزند سے کوئی تعلق نہیں وہ تو مباہلہ کو قبول کرنے یا نہ کرنے کو مولویوں کیلیے میعاد بتائی گئی ہے۔ یہ دونو سفید جہوٹ برطبق دروغ گویم برروے تو۔ بولکر کادیانی اس بچہ کو اپنے الہام کا نتیجہ اور اپنی صداقت کی دلیل بنا بیٹھا ہے اور خاکسار سے یہ سوال کرتا ہے کہ اگر میں ولی اور سچا پیشگو نہیں تو میری یہ پیشگوئی کیوں پوری ہوئی۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ نہ تمنے بیٹا پیدا ہونے کی پیشگوئی کی اور نہ خدا نے اسکی تصدیق کی۔ تمنے اپنی بی بی کا پانچ مہینے کا حمل دیکھا تو اس سے سمجھ لیا کہ تمہارے گھر میں کچھ (لڑکی یا لڑکا) پیدا ہوگا۔ پھر یہ الہام گھڑ لیا۔ تمام دنیا کے لوگ مسلمان ہندو چوہڑے۔ چمار اپنے گھروں میں حمل دیکھکر ایسا ہی کہدیا کرتے ہیں اور امید رکھ لیتے ہیں کہ ہمارے گھر میں بچہ پیدا ہوگا۔ فرق یہہ ہے کہ اور لوگ تو صرف

اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں تمنے اس خیال کو عربی میں ادا کر کے خدا پر اسکا افترا کیا۔ پھر بتاؤ یہہ پیشگوئی ہوئی یا دروغ گوئی۔ اس لڑکے کی نسبت ہر شخص یہی کہیگا کہ وہ لڑکا معمولی طور پر پیدا ہوا۔ مگر تمنے اسکو جھوٹ بولکر الہامی بنالیا اور اسمیں دو سفید جھوٹ کا ارتکاب کیا۔ مگر پھر بھی ممکن نہیں کہ تم اپنے اس جھوٹ کو مانو۔ یا تمہارے خالی اتباع تمہارا جھوٹا ہونا تسلیم کریں۔

اب ہم اس مثال کو چھوڑکر اصل الہام ۲۰ فروری اور ۸۔ اپریل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ان الہاموں کی دعوے میں دو دفعہ تو کادیانی علے رؤس الاشہاد جھوٹا ہوچکا ہے پہلے لڑکی پیدا ہونے سے دوسری دفعہ بشیر کے مرجانے سے اور دو دفعہ پر انجو یلی یعنے دوسری و تیسری لڑکی کی شرائط اشتہار کے مطابق پیدا نہونے سے تا در معہذا وہ اپنے حمقا اتباع میں سچے کا سچا بنا بیٹھا ہے۔ اور اب نو برس کی میعاد بھی گذرنے والی ہے جسمیں اسوقت صرف ایک سال اور نو مہینے باقی ہیں اور خدا برحق سے جو ہمیشہ حق کا مؤید ہوتا ہے اور آخر باطل کو مضمحل اور باطل والونکو ذلیل کرنے والا ہے۔ ہر مسلمان کو کامل امید ہے کہ اس عرصہ ایک سال نو ماہ میں بھی وہ اس کذاب کو سچا نکریگا اور اسکا جھوٹ ایسا ظاہر اور مبرہن کریگا کہ اس سے اسکے اکثر دام افتادہ حمقا بھی اسکے دام سے رہا ہو جائیں گے۔ اس بات پر مسلمان کو ایسا یقین ہے جیسا کہ اسلام کے برحق ہونے پر یقین ہے۔ بااینہمہ یہہ ایسا شیر بہادر ہے کہ وہ پھر بھی جھوٹا ہونے میں نہ آئیگا اور اپنے الہامات مذکورہ کی ایسی معانی اور تاویلات کریگا جس سے وہ اپنے آپکو بعض جاہلوں کی نظروں میں سچا بنائے رکھے۔ مثلاً میعاد نو سال کی نسبت یہہ کہدیگا کہ اس سے نہ قمری سال مراد ہیں نہ شمسی بلکہ آسمانی اور روحانی سال مراد ہیں جسکے معنے ہنوز ملہم نے مجھے نہیں بتائے بلکہ ان الفاظ میں اسنے ابھی معنے نہیں ڈالے وہ انکے معنے سوچ رہا ہے۔ لہذا ممکن ہے کہ اس سے ایسی مدت مراد ہو جسکی میعاد ہنوز باقی ہو۔ اور اسمیں کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو۔ یا انہیں لڑکوں میں سے اگر وہ سب مر گئے کسی کی نسبت یہ کہدیگا کہ صفات اشتہار ۲۰۔ فروری اس معنے سے اسمیں پائی جاتی تھی کہ اسمیں ان صفات کی

استعداد و قابلیت نہی چنانچہ منحوس متوفی لڑکے کی نسبت اپنے سبز اوراق رسالہ مطبوعہ یکم دسمبر کے صفحہ ۲۱ و میں کہدیا ہے کہ ہاں خداتعالیٰ نے بعض الہامات میں یہہ ہم پر ظاہر کیا تہا کہ یہ لڑکا جو فوت ہو گیا ہے ذاتی استعداد و نمیں اعلیٰ درجہ کا ہے اور دنیوی جذبات بکلی اسکی فطرت سے مسلوب اور دین کی چمک اس میں بہری ہوئی ہے اور روشن فطرت اور عالی گوہر اور صدیقی روح اپنے اندر رکہتا ہے اور اسکا نام باران رحمت اور مبشر اور بشیر اور ید اللہ بجلال وجمال وغیرہ اسمار بہی ہیں سو جو کچھ خداتعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ سے اسکی صفات ظاہر کی یہ سب اسکی صفائی استعداد کے متعلق ہیں جن کے لیے ظہور فی الخارج کوئی ضروری امر نہیں" یا یہ کہدیگا کہ ان صفات میں سے بعض صفات کا جیسے صاحب شوکت و دولت ہونا ظہور قیامت کو ہوگا۔ اور اسیروں کی رہائی پانے سے یہہ مراد ہے کہ وہ مرگئے اور انکے خادم عدنوں کی خدمت سے چہوٹ گئے اسی قسم کی وہ اور تاویلیں سنائیگا وہ کبھی جہوٹا ہونے میں نہ آئیگا۔

اس الہام ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی ایک اور تازہ نظیر اداپ کی دہوکہ بازی اور افترا پردازی کی **تیسری مثال** کادیانی کا وہ الہام ہے جو اس عاجز کے عذاب میعادی چالیس روز کی نسبت کادیانی کو ۲۹ شعبان کو ہوا تہا۔ جسکو وساوس کے صفحہ ۸۰۲ میں بالفاظ و عبارت ذیل کادیانی نے بیان کیا ہے۔

چند ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ جسکی تاریخ مجہے یاد نہیں کہ ایک مضمون بزنج میاں محمد حسین کا دیکہا جسمیں میری نسبت لکہا ہوا تہا۔ کہ یہ شخص کذاب اور دجال اور بے ایمان اور باایں ہمہ سخت نادان اور جاہل اور علوم دینیہ سے بے خبر ہے۔ تب میں جناب الٰہی میں رویا کہ میری مدد کر۔ تو اس دعا کے بعد الہام ہوا کہ ادعونی استجب لکم یعنے دعا کرو کہ میں قبول کرونگا۔ مگر میں بالطبع نافر تہا کہ کسی کے عذاب کے لیے دعا کروں آج جو ۲۹ شعبان ۱۳۱۰ھ ہے اس مضمون کے لکہنے کے وقت خداتعالیٰ نے دعا کے لیے دل کہولدیا۔ سو میں نے اس وقت اسی طرح سے رقت دل سے اس مقابلہ میں فتح پانے کے لیے دعا کی۔ اور میرا دل کہل گیا۔ اور میں جانتا ہوں کہ قبول ہو گئی۔ اور

(الف) [illegible] وشہادۃ الفین [illegible] کادیانی [illegible] رسالہ سے علاوہ اس اشتہار میں [illegible] صفحہ ۱ و ۲ وغیرہ میں [illegible] منحوس لڑکے کو الہامی [illegible] [illegible] کادیانی [illegible] [illegible] لفظ جہان اور [illegible] [illegible] دولت [illegible] باقی بر صفحہ آئندہ

میں جانتا ہوں کہ وہ الہام جو مجھ کو میاں بٹالوی کی نسبت ہوا تھا کہ انی مھین من اراد اھانتک وہ اسی موقع کے لیے ہوا تھا جسنے اس مقابلہ کے لیے چالیس دن کا عرصہ ٹھہرا کر دعا کی ہے۔ اور وہی عرصہ میری زبان پر جاری ہوا۔"

ناظرین آج ۱۳ شوال مطابق ۳۰۔ اپریل ہے جسمیں میعاد مقررہ کادیانی سے تین دن بڑھ گئے مگر میں اسوقت تحریر تک خدا کی فضل و انعام کا مورد ہوں۔ میری صحت اچھی ہے قوی سالم ہیں۔ اولادمیں کادیانی سے بڑھکر ہوں۔ جائز آمدنی کادیانی کی نسبت زیادہ رکھتا ہوں۔ گو ناجائز آمدنی اسکی زیادہ ہے۔ مسلمانوں کی نظروں میں اور ان غیر اقوام کی اعیان کی نظروں میں جنکو کادیانی سے تعلق نہیں میری خداداد عزت کو ترقی ہے۔ باقیات صالحات کرنیکی توفیق رفیق ہے۔ اگر خدا انکو قبول کرے تو میری نجات کے لیے کافی ہیں۔ آج کل میں اکثر چھہ بجے صبح سے پانچ یا چھہ بجے شام تک نصرت دین سید المرسلین اور رد کفریات کادیانی کے لیئے ایسی توفیق دیا جاتا ہوں کہ اس سے پہلے کبھی توفیق عطا ہونی یاد نہیں۔ **الغرض** ان چالیس دن میں مجھے کسی قسم کی مصیبت نہیں پہنچی۔ ہر طرح کی فرحت صحت عافیت و توفیق شامل حال رہی ہے فالحمد للہ علےٰ ذٰلک۔

اس سے صاف **ثابت** ہے کہ کادیانی کا وہ الہام شیطانی **احتلام** و سراسر کذب و بہتان و فریب ہے۔ مگر پھر بھی یہہ ممکن نہیں کہ کادیانی اسکو جھوٹ مانے اور اپنا جھوٹا ہونا تسلیم کرے۔ **وہ** اپنے مریدوں کو یہہ کہیگا اور غالب کہتا **ہوگا** کہ اس عذاب و اہانت سے یہہ مراد ہے کہ اس نے ابتک میرے سوال کا جواب چھاپ کر نہیں بھیجا یا یہہ کہدیگا کہ اس عذاب سے روحانی عذاب مراد ہے جسکا ظہور قیامت کو ہوگا۔ **یا** کسی سے یہہ **سنکر** کہ اسکی اولاد میں سے کسی کو بخار ہو گیا تھا۔ کسی کو زکام۔ یا یہہ **سنکر** کہ ماہ رمضان میں اسکو بھوک اور پیاس بہت لگتی تھی۔ یہہ **کہدیگا** کہ یہی عذاب جس کا اس الہام میں وعدہ دیا گیا تھا۔ **الغرض** اس الہام میں وہ جھوٹا ہو چکا ہے۔ ایک گروہ دنیا کا جو خاکسار کے حالات سے واقف ہے اسکو جھوٹا کہیگا مگر وہ اپنا جھوٹا ہونا قبول نکریگا۔ اور نہ اسکے حمقا اتباع اس الہام میں اسکو جھوٹا سمجھیں گے۔

ایک اور تازہ نظیر اور چوتھی مثال کادیانی کا لیکھرام پشاوری کی نسبت یہہ الہام ہے کہ چھ برس کے عرصہ میں وہ ایک شدید عذاب میں مبتلا ہوگا۔ جسکو اس نے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کی تحریر میں درج کرکے وساوس کے اخیر میں ملحق کیا ہے۔ اس الہام پر نہ صرف اسلام کے مخالف بلکہ اکثر موافق ہنسی اُڑا رہے ہیں اور یہہ کہہ رہے ہیں کہ چھ برس تو دور ہیں دنیا کے اکثر لوگوں کو ہر سال بلکہ ہر مہینے کوئی نہ کوئی تکلیف شدید لاحق رہتی ہے۔ کسی کے پیٹ میں یا سر میں سخت درد ہوتا ہے۔ کوئی دھوپ کی شدت میں مبتلا ہوتا ہے۔ کسی کو شدید بخار لاحق ہوتا ہے۔ وعلی ہذا القیاس۔ اور اس قسم کی تکالیف کو عربی زبان میں عذاب شدید کہا جا سکتا ہے۔ پس اگر چھ سال کا عرصہ گذر گیا اور لیکھرام اس قسم کے عذابوں سے بڑھکر کسی عذاب میں مبتلا نہوا تو آریہ وغیرہ مخالفین اسلام بغلیں بجائیں گے۔ مگر کادیانی اور اسکے اتباع چھوٹا ہونے میں آئینگے اور اگر لیکھرام کے لیے اس قسم کے عذابوں سے کوئی بڑھکر عذاب آنے والا ہے تو کادیانی اپنے ملہم سے پوچھکر اسکو مشخص و معین کیوں نہیں کر دیتا۔ اسکا جواب کادیانی نے پیشگی دیدیا اور تحریر مذکور کے صفحہ ۷ کے حاشیہ میں اسکو درج کیا ہے۔ کہ خداتعالے تمہارا خوشامدی اور فرمانبردار نہیں ہے کہ وہ لمبی لمبی تقریریں کرے اسکی بشارتیں تو اکثر اشارات ہی ہوتے ہیں۔

یہہ جواب عذر بدتر از گناہ مصداق ہے اور مخالف و موافق دونوں کے نزدیک غلط اور اسلام کے مخالف خداتعالے کے بشارات اور وعیدات جو منکروں کے مقابلہ میں ہوئے ہیں اکثر مبین و معین ہیں اور اگر اکثر مبہم و غیر معین ہوتیں تو انبیا اور خدا پر ایمان لانے والوں کا نمبر بہت کم رہتا۔

کادیانی جسقدر مبہم بشارات و وعیدات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرے اس سے دس حصہ زیادہ مبین و معین بشارات و وعیدات ہم سے سن لے۔ لمبی لمبی تقریریں تو کادیانی جیسے مبہم الہامات میں کرنی پڑتی ہیں نہ مبین الہامات میں کہ وہ ایک دو لفظوں میں ادا ہو سکتا ہے کہ مثلاً فلاں شخص فلاں تاریخ فلاں مرض سے مریگا۔ اسکے مقابلہ میں کادیانی کے مبہم الہامات کو دیکھو۔ ان میں وہ تشبیہ نہ ڈرانا اور آنا اور یہہ بہا سوچ کر کسقدر الفاظ و قیود بڑھاتا ہو اور اس سے

بقیہ صفحہ ۱۹۵
[illegible] بزدلوں کا کام ہے۔ اور
دو پہلو بہت بازیگروں کو [illegible] ایک
مجمل و غیر مبین بات کہکر دور اس الہام کے
سبب الٹی تاویل و تشبیہ [illegible] کی تفصیل
نہیں کیا کرتا۔ بلکہ وہ الہام شیطان کا
اختتام ہے اور ایسا کہنا اسکا کام ہے کہ جیسے
پیغمبر اتباع کو دیکھو کہ میں [illegible] تمہارے
پیران کو ذلیل کرکے ان سے کنارہ ہو جاتا
ہے اور دشمنی ہے انکی بے آبروئی کراتا ہے۔
جیسا کہ اسی فعل کی قرآن کی ایک آیۃ میں حکایت ہے
کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر
فلما کفر قال انی بریٔ منک انی اخاف
اللہ رب العالمین۔ [illegible] اور
تا یکہ ملہم کادیانی نے تو ذلیل کرایا ہے
[illegible] میں ایک بات کہکر [illegible]
مضمون کا [illegible]
ذلیل کیا۔ [illegible]
[illegible] دوبارہ دشمنوں [illegible]
ذلیل کرایا۔ گو چونکہ کادیانی کی
(بقیہ بر صفحہ ۱۹۷)

کسقدر طول ہو جاتا ہے۔

تعیین اگر فرمانبرداری وخوشامد میں داخل ہے تو کادیانی نے دیانند سرستی اور اندرمن مرادآبادی اور اسی لیکھرام پشاوری کی نسبت قضا وقدر کے متعلق بقید وقت وتاریخ پیشگوئی کرنے کا وعدہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء وغیرہ تحریرات میں کیوں کیا تھا۔ اسوقت وہ خداتعالےٰ کو اپنا فرمانبردار وخوشامدی سمجھ بیٹھا تھا۔ تو اب اس فرمانبردار سے کیوں کام نہیں لیتا۔ اور اسی لیکھرام کی نسبت وہ وعدہ کیوں پورا نہیں کرتا۔ کادیانی کا یہ بھی دعوےٰ ہے کہ اگر وہ خداتعالےٰ سے سو دفعہ کچھہ پوچھتا ہے۔ تو وہ سو ہی دفعہ جواب دیتا ہے (چنانچہ ص۱۱۴ میں اس کی کتاب سے منقول ہوا) کیا اسوقت اور اس حالت میں خداتعالیٰ اسکا خوشامدی وفرمانبردار متصور نہیں ہوتا۔ اور لیکھرام کا عذاب تعیین کرنے کے وقت نوکر وفرمانبردار قرار پاتا ہے۔ باوجودیکہ اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء میں وہ اس تعیین کا وعدہ بھی اسکو دے چکا ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ الخ۔ اس سے ثابت ہوا کہ کادیانی کا یہ عذر کہ تعیین سے تابعداری وخوشامد اور طوالت لازم آتی ہے محض جھوٹا عذر ہے۔ اور درحقیقت کادیانی کے الہامات جنمیں کوئی بات معین کرکے نہیں بتائی جاتی اور ایک لفظ کی جگہہ دس لفظ پیچ اور فریب کے بھرے ہوئے لائے جاتے ہیں۔ خداتعالےٰ کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ اسکے اپنے من گھڑت افترا ہیں جسمیں خدا اسکو ہمیشہ جھوٹا کرتا ہے۔ مگر وہ انمیں ایسی قیود و الفاظ لگا دیتا ہے۔ کہ انمیں تاویل کرکے جھوٹا ہونے سے بچ جاتا ہے۔

ایک اور تازہ نظیر اور پانچویں مثال شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کی نسبت کادیانی کی وہ گیدڑ بھبکی ہے جسکو تحریر مذکور میں ص۵ سے ۸ تک اسنے درج کیا ہے۔ وہ بھی اسی قسم کا الہام ہے۔ کہ اسمیں کادیانی جھوٹا ہوکر بھی جھوٹا ہونے میں نہ آئیگا۔

اس تحریر کو ص۵ سے ۸ تک ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے تو اس الہام میں اور رہائی شیخ مہر علی صاحب کی نسبت سابق الہام کے دعوی میں کادیانی کے جھوٹ اور فریب کا یقین کریں گے۔

ہم اس الہام کے متعلق مضمون آئندہ میں مفصل بحث کرنا چاہتے ہیں لہذا اس مقام

ہیں اسکی نسبت کچھہ نہیں کہتے۔ **ہاں شیخ** صاحب کی **خدمت** میں برادرانہ اور ناصحانہ **التماس** کرتے ہیں کہ وہ کادیانی کی اس گیدڑ بھبکی سے نہ ڈریں اور یقین رکھیں کہ خدا تعالیٰ کافرول دین کے دشمنوں۔ کذابوں۔ مکاروں کے کہنے سے اپنے بندوں اور اپنے حبیب کے امتیوں کو کسی قسم کی تکلیف ہرگز نہیں پہنچائیگا۔ اور اگر ہو سکے تو کادیانی کی اس تحریر پر جو انکے حق میں اس نے لکھی ہے۔ اور اسمیں نامناسب الفاظ درج کئے ہیں قانونی چارہ جوئی کریں تاکہ اس مسیح وقت کے فیض صحبت و شرف الہامات سے **جیلخانہ** والے بھی فیض یاب ہوں۔ یہہ خاکسار بھی اس فکر میں ہے۔ مگر ہنوز بعض موانع موجب التوا ہیں۔

ایک اور نظیر اور **پانچویں مثال** ڈاکٹر جگن ناتھ کے مقابلہ میں کادیانی کا نشان نمائی کا دعویٰ ہے۔ جسمیں وہ جھوٹا ہو چکا ہے۔ مگر جھوٹا ہونے میں نہیں آتا اس کی تفصیل کا بھی یہہ موقع نہیں۔ وہ پھر سہی۔ **اس قسم** کے جھوٹ اور فریب کے بھرے ہوئے اور معہذا کادیانی کو سچا بنانیوالے الہامات کادیانی اور بہت ہیں۔ جن سب کو بالاستیعاب ذکر کرنے کے لیے ایک دفتر چاہیے۔ اور بہت سا وقت۔ انہیں الہامات کو دیکھکر اے حضرات ناظرین اور حق کے طالبین

خاکسار نے اشاعت الہام مذکور کو اشاعۃ السنۃ میں محدود کیا اور قبل از اشاعت اسکے

الفاظ و قیود کو دیکھہ لینا اور اسکے معانی کی شرح کادیانی سے کرا لینا ضرور سمجھا ہے۔ اور اگر قبل از ملاحظہ و تحقیق الفاظ و تعیین مراد اسکو اس الہام کے چھاپنے کی غیر محدود اجازت دیجائے۔ تو اس سے عام مسلمانوں میں وہی فتنہ پھیلے گا جو اسکے پہلے الہامات سے پھیل رہا ہے۔ انھی عوام اہل اسلام کے بہک جانے کا مجھے اس الہام کی عام اجازت اشاعت دینے سے خوف واندیشہ ہے اپنی ذات کے لیے تو مجھے اسکا اتنا ہی خوف واندیشہ نہیں ہے جیسے شیر کو مچھر کے کاٹنے کا خوف ہو۔ **کادیانی** جو عدم اجازت عام سے میرا اپنی ذات کیلئے خوف نکالتا۔ اور اپنے دام افتادہ حمقا کو اسکا یقین دلاتا ہے۔ تو اسکی وقاحت اور اس کے ان اتباع کی حماقت ہے۔ میں اپنی ذات کے لیے اس سے کچھہ خوف رکھتا تو پھر اسکا پیرو کیوں نہو جاتا۔ اور